السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ: جان بوجھ کر نماز قضا کرنے کے بعد قضا کرنے والے سے نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ اس فعل حرام یعنی نماز فوت کرنے کا گناہ اس سے ساقط ہوتا ہے اگرچہ وہ قضا بھی کرلے، اس پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہے، اس عبارت کا مطلب واضح فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو نماز بلا عذر فوت ہوگئی ہو اس کے قضا کرنے میں علماء کا اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک قضا واجب ہے، جبکہ امام داؤد ظاہری، امام ابن حزم اور بعض شافعیہ کا مذہب قضا نہ کرنا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ جو بلا عذر جان بوجھ کر قضا کرلے وہ اس نماز کے ترک کرنے میں گنہگار رہے، اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ ظاہریہ کا تو واضح ہے، کیونکہ جمہور کے نزدیک قضا کے واجب ہونے پر کوئی صریح دلیل نہیں ہے۔ امام شوکانی نے شرح مختصر میں کہا: مجھے جمہور کی کوئی دلیل قرآن و حدیث سے نہیں ملی مگر خثعمیہ کی وہ حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فدین اللہ احق ان یقضیٰ (فتح الباری 4/192، مسلم 1/362) (اللہ کا قرض زیادہ لائق ہے کہ اسے پورا کیا جائے) اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس میں عموم ہے جو مصدر مضاف سے مستنبط ہے اور وہ عموم اسباب کو بھی شامل ہے، انتہی۔

غرض کے جمہور کے پاس اس حدیث کے سوا کوئی اور دلیل نہیں اور اہل اصول میں اختلاف ہے کہ وجوب قضا کے لئے وہی دلیل کافی ہے جس سے مقضی کا وجوب نکلتا ہے یا نئی دلیل کی ضرورت ہے جس سے قضا کا وجوب ثابت ہو۔ اور حق تو یہ ہے کہ نئی دلیل ہونی چاہیے کیونکہ قضا کا وجوب تکلیفِ ادا کے علاوہ مستقل تکلیف ہے۔ فتامل۔ ۔ ۔ واللہ اعلم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ:335

محدث فتویٰ